منقبت

جو عہد آئے ہیں کرکے سر الست علیؑ
تمام خلق کا رکھتے ہیں بندبست علیؑ

بندیوں پہ کھڑے آپ ہوتے رہنے گا
نہ کل تھے لپت علیؑ اور نہ اب ہیں لپت علیؑ

کسی حسینؑ کی آمد کا انتظار لئے
کھڑے ہیں آج بھی کرب وبلا بدست علیؑ

بدن سے کھینچ لو پیکاں کہ قتل کرڈالو
مئے رضائے خداوند میں ہیں مست علیؑ

بھٹک کے ان سے جہالت کی موت مرنا ہے
عقیدتوں کے جہاں کی ہیں بودوہست علیؑ

تلاش کرتے ہو کیوں مجمع صحابہ میں
ہے جبرئیلؑ کا رضوان کا ہم نشست علی

ہم اپنے سجدوں پہ نازاں نہیں ہیں اے کیفی
بروز حشر ہمارے ہیں پرست علی

کیفی سنبھلی

علیؑ علیؑ

ذکی فہیم اور علیم ودیدہ ور علی علی

ہیں شہرِ درس و علم کا عظیم در علیؑ علیؑ

☆☆☆

رہِ حیات میں ہو وردِ معتبر علیؑ علیؑ
بہ ہر قدم صدا رہے یہ ہم سفر علیؑ علیؑ

☆☆☆

ہر ایک شرک و کفر کی سیاہ شب کا خاتمہ
نقیبِ نور نعرہ زن دمِ سحر، علیؑ علیؑ

☆☆☆

جہاں اہل بیت میں نبیؐ کی پاک نکہتیں
روش روش چمن، شجر شجر علیؑ علیؑ

☆☆☆

یداللہ آپ ہیں، بساطِ خیبری ہے کیا!
بڑی مہم ہو کتنی بھی، ہو پل میں سر، علیؑ علیؑ

☆☆☆

برائے ردِ مشکلات و غم، بفضلِ لم یزل
ہے اسمِ پاک پر جلال و پر اثر علیؑ علیؑ

☆☆☆

سخن سخن زباں زباں نظر نظر بیاں بیاں
ہے خوب منقبت مگر پسِ ہنر علیؑ علیؑ

☆☆☆